بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

حضور سید عالم ﷺ کے خاتم زمانی ہونے کے بیان
نیز بعض متعلقہ مسائل پر ایک منفرد تحریر

اہمیت عقیدۂ ختم نبوّت

زیر سرپرستی

ذو المجد والکرم جانشین امام اہل سنت مظہر غزالی زماں پیر طریقت، عالی مرتبت

حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم

مرکزی امیر جماعت اہل سنت پاکستان و مہتمم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

از قلم

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مناظر اسلام، محقق العصر، حضرت علامہ

مفتی محمد عبد المجید خان سعیدی رضوی

صدر شعبۂ تدریس وافتاء ومہتمم وشیخ الحدیث
جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان سٹی (بہاول پور، پنجاب، پاکستان)

منجانب جماعت اہل سنّت پاکستان تحصیل لیاقت پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انقطعت النبوۃ والرسالۃ فلانبی ولا رسول بعدی

نبوّت ورسالت کا سلسلہ مجھ پر مکمل ہوا پس میرے بعد نہ کوئی جدید نبی ہے نہ کوئی نیا رسول (الحدیث)

حضور سید عالم ﷺ کے خاتم زمانی ہونے کے بیان نیز بعض متعلقہ مسائل پر ایک منفرد تحریر

الموسوم بہ

البلاغ المبین ان کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء من ضروریات الدّین

المعروف بہ

''اہمیّت عقیدۂ ختم نبوّت''

ازقلم

مفتی عبدالمجید خاں سعیدی رضوی

صدر شعبۂ تدریس وافتاء ومہتمم وشیخ الحدیث

جامعہ غوث اعظم رحیم یار خاں سٹی

(بہاول پور، پنجاب، پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	اہمیت عقیدۂ ختم نبوّت
مصنف	حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی
پروف ریڈنگ	محمد عتیق اشرف قادری، مولانا مجاہد حسین سعیدی
اشاعت اوّل	رمضان شریف ۱۴۴۱ھ مطابق اپریل ۲۰۲۰ء/
باہتمام	جماعت اہل سنت تحصیل لیاقت پور
ملنے کا پتہ	چوہدری ارشد ندیم
	ناظم جماعت اہل سنت تحصیل لیاقت پور
	0300-6813849

نوٹ: تصحیح کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے تاہم پھر بھی اگر اغلاط کتابت سامنے آئیں تو مطلع فرمائیں۔ شکریہ۔ (ادارہ)

فہرست عنوانات رسالہ ہٰذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ختم نبوت امت اسلامیہ کا ایک ایسا اجماعی عقیدہ ہے جس پر آج تک مسلمانوں میں اختلاف نہیں ہوا۔ بعداز توحید یہی تو ایک عقیدہ ہے جس پر پوری ملت اسلامیہ کی عمارت قائم ہے۔ اگر یہ عقیدہ متزلزل ہوجائے تو عقائد اوراصول ہائے دین کی اصلیت بھی ختم ہوجاتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ عقیدہ توحید کی صحت وحقانیت کے صحیح ثبوت کا دارومدار بھی عقیدۂ ختم نبوت پر ہے۔

چنانچہ کسی نئے نبی کے وجود کا تصور کرنا گویا اسلام کی عظیم الشان عمارت کوگرانے کے مترادف ہے۔ تاریخ اسلام میں کئی جھوٹے کذاب مدعی نبوت پیدا ہوئے جیسے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد، سجاح بنت الحارث اور مرزا قادیانی لعنتی کردار شیطان کے چیلے، خبیث، بے حیا، کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ مختلف ادوار میں مختلف لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے۔ اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ مرزا قادیانی کا فتنہ ہے۔ ہمارے علاقے میں لوگ مرزائیوں کے مکروہ چہرہ سے واقفیت کم ہونے کی وجہ سے ان سے میل جول لین دین اور علیک سلیک سے احتراز نہیں کرتے۔

بندہ ناچیز مفتی اعظم محقق العصر مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی عبدالمجید خاں سعیدی دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ علاقے کی صورت حال سے آگاہ کیا اور عرض کی آپ مہربانی فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں قرآن و حدیث، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام اور ائمۂ مجتہدین کا مرزائیوں کے کفر کے بعد ان سے میل جول، لین دین کے بارے کیا حکم ہے؟

تو قبلہ مفتی صاحب نے نفس مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ رسالہ تحریر کر کے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔

قرآن وسنت واحادیث نبویہ صلی اللہ علیٰ صاحبہا وسلم کے علاوہ صحابۂ وتابعین ائمہ مجتہدین اور علماء کرام کے اقوال سے فتنہ قادیانیت کا خوب ردّ فرمایا۔

اس دور کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت کے ردّ میں یہ رسالہ اہل اسلام کی رہنمائی کے لیے روشنی کا مینار ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان نہیں بلکہ جانِ ایمان ہے۔ لہٰذا ایمان کا تقاضا ہے قادیانیوں سے نفرت کی جائے۔

قبلہ مفتی صاحب نے جس طرح دلائل سے فتنہ قادیانیت کا ردّ کیا محسوس یوں ہوتا ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت ہے۔ اور میرے مرشد کریم غزالی زماں، رازیٔ دوراں، حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے کہ آپ عوام وخاص کی بذریعہ تقریر وتحریر رہنمائی فرماتے ہیں۔

اشاعت دین کا کام ہم جانشین امام اہل سنت مظہر غزالی زماں پیر طریقت عالی مرتبت حضرت علامہ پروفیسر سید مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی دامت برکاتہم کی دعاؤں اور رہنمائی میں سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانشین امام اہل سنت کا سایہ جماعت اہل سنت پر تادیر قائم رکھے۔ اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ تمام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حبیب سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا کا موجب اور ہم سب کی خیر و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

طالب دعا

محمد اسماعیل سعیدی

مہتمم جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء للبنات

خطیب مرکزی جامع مسجد مدنی فیروزہ

امیر جماعت اہل سنت تحصیل لیاقت پور

مہتمم جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہرا للبنات گلشن ایمان مروّن فیروزہ

0300-8771345
0345-8057532

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں:

قادیانیوں کا مسئلہ پاکستان میں بہت پھیلا ہوا ہے جو مزید پھیل رہا ہے۔ ہمارے گردونواح میں بھی کچھ قادیانی آباد ہیں جن سے مسلمان لین دین، علیک سلیک اور دیگر روابط رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے ایک قادیانی سے قربانی کے لیئے جانور بھی خرید لیا جو علماء کرام کی تفہیم سے یہ نہ ہوسکا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ قادیانیوں کے عقائد ونظریات کیا ہیں؟ اور ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ علماء اسلام بالخصوص علماء اہل سنت کے فیصلے اور فتوے ان کے بارے میں کیا ہیں؟

عبدالجبار سعیدی

کارکن جماعت اہلسنت پاکستان

فیروزہ، تحصیل لیاقت پور

وباللہ التوفیق والتسدید

الــــــــجــــــــــواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علٰی من لانبی ولا رسول بعدہ، وعلٰی آلہ الطیبین وصحبہ المکرمین عندہ، واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا معھم اجمعین وکل من تبع ھدیہ

مرزائیوں کا جرم:

مرزائی (جنہیں قادیانی بھی کہا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بدترین دشمن ہیں جو دین وشریعتِ اسلامیہ کے مٹانے کے درپے ہیں کیونکہ وہ دیگر بے شمار کفریّہ اور گستاخانہ عقائد ونظریات کے حامل ہونے کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ دین متین کے ایک بہت ہی اہم عقیدہ ''عقیدۂ ختم نبوّت'' کے منکراور باغی ہیں یعنی وہ ہمارے آقاومولیٰ حضور سرورکونین ہادیٔ عالم سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ ختم نبوّت اورآپ کے خاتم النبیین (باعتبار زمانہ آخری نبی) ہونے پرایمان نہیں رکھتے بلکہ وہ اسے عملاً ردّ کرتے ہوئے مرزاغلام احمد قادیانی نامی' انگریز کے ایک پٹھواور پالتو شخص کو (العیاذ باللہ) نبی مانتے ہیں جوکوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

اہمیتِ عقیدہ ختم نبوّت:

دینی مسئلہ جتنا اہم اور بڑا ہو اس کا انکار بھی اسی کے مطابق جرم ہوگا جب کہ ختم نبوّت کا مسئلہ ''ضروریات دین'' سے ہے۔

ضروریاتِ دین سے مراد اسلام کے وہ قطعی، اجماعی اور بنیادی امور ہیں کہ ان میں سے کسی کا کوئی مسلمان انکار درکنار اس میں کچھ شک بھی کرے تو شرعاً کافر شمار ہو اور کوئی کافر مسلمان ہونا چاہے تو اس کے ماننے بغیر اسلام میں داخل نہ سمجھا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا نبی ماننا بھی ضروریات دین سے ہے اور آپ کو خاتم النبیین (باعتبار زمانہ آخری نبی) ماننا بھی ضروریاتِ دین سے ہے۔

بناءً علیہ جس طرح مسلمان ہونے اور مسلمان رہنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان رکھنا ضروری اور دین کے بنیادی امور سے ہے، اسی طرح آپ کو باعتبار زمانہ سب نبیوں سے آخری نبی ماننا بھی ضروری اور اسلام کے بنیادی امور سے ہے۔

جس کا اندازہ یہاں سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے مسئلہ کے بعد اسی کا درجہ ہے۔

نیز اس کے متعلق خالق کا بھی یہی فیصلہ ہے اور اس کی ماننے والی تمام مخلوق کا بھی اس پر اتفاق ہے یعنی اللہ تعالیٰ، اس کے جمیع ملٰئکہ کرام، اس کے تمام انبیاء ومرسلین اور ان کے متبعین عظام علیہم السلام، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہٖ وسلم اور بلا استثناء آپ کے جملہ صحابۂ واہل بیت کرام اور عترت پاک بشمول حضرات خلفاء راشدین وتابعین واتباع عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعد کے ہر دور کے سب ائمۂ مجتہدین وفقہاء نیز مفسرین ومحدثین وصوفیاء اور متکلمین نیز دیگر جملہ دینی شعبوں کے تمام اجلہ علماء خصوصیت کے ساتھ ائمہ مذاہب اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہؒ امام دارالہجرہ مالک، امام مطّلبی شافعی اور امام عزیمت احمد بن حنبل) رحمہم اللہ اجمعین۔

ائمۂ تصوّف (حضرت داتا گنج بخش، حضور غوث اعظم جیلانی، حضور خواجہ غریب نواز اجمیری، حضرت شاہ نقشبند اور حضرت شیخ سہروردی وغیرہم) رحمۃ اللہ علیہم۔

ائمۂ عقائد وکلام (امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی، امام غزالیؒ وامام رازی وغیرہم) علیہم الرحمۃ۔

ائمۂ تفسیر وحدیث (امام مجاہد، امام ابن جریر، امام ابن ابی حاتم، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، نسائی وابن ماجہ وغیرہم) اور تا حال ان کے ہر زمانہ کے تمام پیروکاران (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اشعری، ماتریدی، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی) نوّر اللہ مراقدھم بالکلیہ سب اس پر متفق ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں اور اس پر بھی ان سب کا اجماع ہے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باعتبار زمانہ آخری نبی ہونا ہی ہے لا غیر۔

مرزائیوں کا شرعی حکم

اس تفصیل کی رُو سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ ختم نبوّت کے منکرین خصوصیت کے ساتھ مرزائی، ختم نبوّت کے انکار کی بنیاد پر اسلام کی تمام بنیادوں اور دین کے ایک ایک جزء کے منکر اور مجمع کفریات ہیں۔ پس وہ خدا کے منکر، ملٰئکہ کرام علیہم السلام کے منکر، بشمول حضور سیّد العٰلمین جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر، تمام خلفائے راشدین اور صحابہؓ واہل بیت نیز عترت پاک اور تمام ائمّہٴ شان واکابرِ ملت کے منکر ہوکر صرف ایک آدھ بار اور ایک دو وجہوں سے نہیں بلکہ ہزاروں وجوہ سے اور کروڑوں اربوں کھربوں (الیٰ مالا نہایة له) بار کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

الغرض مرزائی، اللہ و رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) اور دین وشرع کے شدید ترین دشمن اور بدترین قسم کے کافر ہیں اور مرزائیت وقادیانیت، دینِ اسلام اور شریعت مطہرہ کو مٹانے کی سخت خطرناک سازش اور اللہ و رسول سے سراسر غدّاری اور کھلی بغاوت کا دوسرا نام ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین (باعتبار زمانہ آخری نبی نہ ماننے کا مطلب پورے دین کو ٹھکرانا، پوری شریعت کو باطل ٹھہرانا اور دین وشریعت اسلامیہ کی یکسر نفی کرتے ہوئے کسی اور دین وشریعت کا قائل ہونا ہے (العیاذ باللہ) جو ظاہر ہے کہ بے شمار کفریات کا

مجموعہ ہے)۔

اسی لیے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دور مبارک کے (مسیلمہ نامی) ایک جھوٹے مدّعیٔ نبوّت کے جھوٹے ہونے کو یوں بیان فرمایا تھا کہ ''انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب ''یعنی میں پوری دنیا کی مٹی کے ذرّات کی تعداد کے برابر حق کی یہ گواہی دیتا ہوں کہ مسیلمہ اپنے دعویٰ نبوّت میں سراسر جھوٹا ہے۔

ملاحظہ ہو۔(معجم کبیر طبرانی، جلد۲۲ صفحہ ۱۵۴ عن وبر الحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جس کا مطلب ختم نبوت کے منکر کو زمین کی مٹی اور ریت کے ذرّات کے برابر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینا ہے لہٰذا اس حدیث پاک کے مطابق مرزائی بھی پوری زمین کی ریت اور مٹی کے ذرّات کے مطابق کافر اور اسلام سے خارج ہیں جس میں کسی قسم کی کوئی زیادتی اور کچھ مبالغہ نہیں بلکہ عین حقیقت کی ترجمانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ ارشاد مبارک کی تصدیق ہے۔

مرزائیوں کا آئینی حکم:

علاوہ بریں مرزائی حکم شریعت کی رُو سے تو کافر ہیں ہی، قوانین پاکستان کے حوالہ سے بھی بالاتفاق کافر ہیں جو بھٹو دور میں نیشنل اسمبلی ہال اسلام آباد میں مرزا غلام قادیانی کے اس وقت کے جانشین مرزا ناصر قادیانی سے ہمارے علماء اہل سنّت کی سربراہی (اور اس دور کے قائد اہل سنت پاکستان علامہ نورانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی قیادت) میں تابڑ توڑ طویل مناظرہ کے بعد متفقہ طور پر منظور

کیے گئے اور بلا استثناء تمام مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور یہ ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کی بات ہے۔

غرضیکہ مرزائیوں کا کافر ہونا آئین پاکستان کا بھی حصہ ہے۔

پس مرزائیوں کو کافر اور اسلام سے خارج نہ ماننا دین اسلام اور آئین پاکستان دونوں سے غدّاری ہے۔

نوٹ: اس سب کی مکمل باحوالہ تفصیلات کے لیے اس موضوع کی کتب کا مطالعہ کیا جائے جس پر فقیر کا بھی ایک رسالہ چھپ چکا ہے۔ پورا نام یہ ہے:
"المرشد الامین الیٰ معنی خاتم النبیین" المعروف بہ "عقیدۂ ختم نبوّت"۔

مرزا قادیانی کے کافر اور دعویٔ نبوّت میں جھوٹے ہونے کے چھ دلائل

اگر چہ مرزا قادیانی کا کافر اور اس کا دعویٰ نبوّت میں جھوٹا ہونا سطور بالا سے خوب واضح ہے اس لیے اصولی طور پر اس پر مزید بحث کی کچھ حاجت نہیں تاہم بعض اذہان کی تسلی و تشفی اور عنوان کی تکمیل کے لیے کچھ دلائل کا پیش کر دینا خالی از فائدہ بھی نہیں سو وہ حاضر ہیں۔

پس پڑھیے اس کے کچھ دلائل:

دلیل نمبر ا:

اس کی سب سے بڑی دلیل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس سلسلہ کے صریح فیصلے ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے ایک مسلمان کے لیے کسی اور طرف جانے کی کچھ گنجائش نہیں ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** حضور اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (باعتبار زمانہ آخری نبی) ہیں۔

(پ۲۲ احزاب آیت نمبر ۴۰)

نیز سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ فانا اللبنة وانا خاتم النبیین میں قصر نبوّت کی آخری اینٹ ہوں کہ میں خاتم النبیین ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف عربی، صفحہ ۵۱۱ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

نیز آپ کے وہ فرامین عالیہ جن میں آپ نے اپنے جلوہ فرما ہونے کے بعد دعویٰ نبوّت کرنے والوں کو دجّال اور کذّاب قرار دیا اور وجہ یہ بیان فرمائی وانا خاتم النبین لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی جدید نہیں کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

نیز آپ نے اپنے عہد اقدس میں ایک جھوٹے مدّعی نبوت کو قتل کرنے کا حکم دیا یعنی اسود عنسی جسے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا اور آپ نے اس کی از خود خبر دیتے ہوئے فرمایا: فاز فیروز فیروز فائز بالمرام ہوا۔

نیز مسیلمہ نامی ایک اور جھوٹے مدّعی نبوّت کے متعلق آپ کا یہ قول مبارک "انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب" میں ساری دنیا کی مٹی اور ریت کے ذرات کے برابر گواہی دیتا ہوں کہ مسیلمہ اپنے دعویٰ نبوت میں از حد جھوٹا ہے۔

علاوہ ازیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے فوراً بعد حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں تمام صحابۂ واہل بیت اور تابعین عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قولاً وعملاً حقیقی اجماع کر کے مسیلمہ اور اس کے متبعین کی سرکوبی کا واقعہ بھی اس کی دلیل ہے جس میں حسب روایت طبری کم وبیش بارہ سو صحابۂ کرام نے جامِ شہادت نوش کیا جن میں چھ سو حفّاظ وقرّاء اور ستر کے قریب اصحاب بدر بھی تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ صحابہ وتابعین کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر تیرہ ہزار تھا جب کہ جانب مخالف کی فوج چالیس ہزار پر مشتمل تھی۔ ان کے سترہ ہزار افراد واصل جہنم ہوئے۔ صحابۂ وتابعین کا یہ لشکر مدینہ طیبہ سے ۹۲۶

کلومیٹر کا طویل سفر کر کے گیا تھا۔اس فاتح لشکر کے سپہ سالار حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔

دلیل نمبر ۲:

قادیانی جھوٹے دعوی نبوت کے کفر کے علاوہ بھی کئی گمراہانہ، گستاخانہ اور کفریہ عقائد ونظریات رکھتا تھا، یہ بھی اس کے دعویٔ نبوت میں جھوٹے ہونے کی دلیل ہے کیونکہ سچا نبی ایک آن کے کروڑویں حصے کے برابر وقت کے لیے بھی گمراہ اور کافر یا اللہ اور اس کے محبوبین (اولیاء وانبیاء ومرسلین عظام علیہم السلام میں سے کسی) کا گستاخ اور بے ادب نہیں ہوسکتا۔

اس نے اولیاء امت بشمول صحابہؓ واہل بیت نیز انبیاء سابقین بالخصوص حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام، خود ذات سرور کائنات علیہ افضل الصلوات بلکہ ذات رب العٰلمین کو بھی اپنے طعن وتشنیع اور توہین وبے ادبی کا نشانہ بنایا ہے پس

ع

مذہب معلوم وصاحب مذہب معلوم

دلیل نمبر ۳:

اس سے قطع نظر قادیانی کریکٹر اور کردار کے حوالہ سے انتہائی گیا گزرا اور سخت گھٹیا انسان تھا یعنی وہ بہت عیاش، بیڈ کریکٹر اور بدکردار شخص تھا جس سے اس کے ایک شریف انسان ہونے کی بھی نفی ہوتی ہے۔

یہ بھی اس کے دعویٔ نبوّت میں جھوٹے ہونے کی دلیل ہے کیونکہ نبی سراپا تقدس اور پیکر عصمت ہوتا ہے۔

چنانچہ

- ''ٹانک وائن'' نامی شراب کا پینا اس کی روٹین میں شامل تھا۔
- غیر محرم عورتوں کا ایک پورا دستہ رات کی خلوتوں میں اس کی ٹانگیں دبانے وغیرہ کے لیے مقرر تھا جن سے خوب بے تکلفی چلتی تھی جب کہ وہ غرارہ اور نائٹی (نیم برہنہ اور معمولی لباس) میں ملبوس ہوتا تھا۔
- نیز اس نے بے شمار پیشگوئیاں کیں جو سب کی سب جھوٹ نکلیں نیز اس نے شرطیں لگائیں کہ اگر اس اس طرح سے نہ ہو تو وہ مردود، ملعون اور جھوٹا ہوگا پھر اس کے کہنے کے مطابق کچھ بھی نہ ہوا۔
- علاوہ ازیں اس کی موت نہایت ذلّت کی جگہ اور ذلّت آمیز طریقہ سے ہوئی بایں طور کہ اس کے منہ اور سبیلین سے گندگی کے فوّارے جاری تھے اور وہ لیٹرین میں دم توڑ گیا۔

یہ سب امور دعویٔ نبوت میں اس کے سخت جھوٹے ہونے کی دلیل ہیں۔

دلیل نمبر ۴:

اس کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ قادیانی اوّل سے آخر تک انگریزی ایجنڈا اور انگریزی سازش تھا۔ جس کی مختصر دلیل یہ ہے کہ شروع شروع میں عوام مسلمین میں تبلیغ اسلام کے عنوان سے کچھ کام کر کے اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے کے بعد جب اس نے مارچ ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے نام سے اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی اور مجدّدیت کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے بیعت لینی شروع کی تو اس کی طرف سے بیعت کی ایک بنیادی شرط یہی ہوتی تھی کہ اس کی بیعت میں آنے والا

انگریزی حکومت کا وفادار رہے گا۔ (تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۴ از میر قاسم علی قادیانی)

علاوہ ازیں دیگر متعدد اعترافات کے ساتھ ساتھ ایک مقام پر اس نے خود کو انگریز کا ''خود کاشتہ پودا'' لکھا ہے۔

ملاحظہ ہو (کتاب البریہ شمولہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۰)

دلیل نمبر ۵:

علاوہ ازیں مرزا غلام قادیانی اوائل میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم زمانی (یعنی باعتبار زمانہ آخری نبی) مانتا تھا اور اس کے منکر کو جھوٹا، ملعون اور کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج کہتا تھا۔

ملاحظہ ہو۔ (حاشیہ براہین احمدیہ حصہ ۴ صفحہ ۱۱۱ وغیرہ)

لہٰذا دو میں سے ایک ضرور لازم آیا کہ اگر وہ پہلے سچا تھا تو اب جھوٹا ہوا، اب سچا ہے تو پہلے جھوٹا تھا۔ دونوں صورتوں میں وہ دعوئ نبوت میں جھوٹا قرار پاتا ہے کیونکہ نبی کبھی بھی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

دلیل نمبر ۶:

نوٹ: اس دلیل کو دلیل نمبر ا کے اختتامی جملوں سے ملا کر پڑھا جائے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد جملہ صحابۂ واہل بیت کرام اور تابعین عظّام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مسئلہ ہٰذا پر قولاً وعملاً اجماع حقیقی کے بعد ہر دور کے دیگر تمام صالحین امّت کا بھی اس پر اجماع رہا۔ یہ بھی قادیانی کے دعوئ نبوّت میں جھوٹے ہونے کی مستقل دلیل ہے۔

بطور نمونہ ملاحظہ کیجیے اس پر بعض اکابر اور مشاہیر امت کی کچھ تصریحات:

بعض اکابر و مشاہیر اُمت کی کچھ تصریحات

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ سے:

چنانچہ مؤسس فقہِ اسلامی سید المجتہدین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٔ نبوت کیا، اس دوران لوگوں سے اس نے کہا مجھے کچھ مہلت دو تا کہ میں اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل لاؤں۔

امام اعظم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: من طلب منه علامة كفر لانه بطلبه ذلك مكذب لقول النبى صلى الله عليه وآله وسلم لا نبی بعدی یعنی جو اس جھوٹے سے اس کے اس دعویٰ کی دلیل مانگے گا وہ بھی کافر قرار پائے گا کیونکہ دلیل مانگنے کا مقصد اس کے سچے ہونے کا گمان اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "لا نبی بعدی" کی تکذیب کرنا ہے جو کفر ہے۔

(الخیرات الحسان للامام ابن حجر المکی علیہ الرحمۃ صفحہ ۱۱۹ نیز فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۷ طبع رضا فاؤنڈیشن)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے:

امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں: مَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم كَفَرَ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں بعثت کے بعد کسی پر وحی کے نزول کا قائل

ہونے والا کافر ہے اور اس پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(فتاویٰ ابن حجر)

امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ سے:

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: لَا یَمْنَعُ الْحُکْمَ بِتَکْفِیْرِہٖ لِاَنَّہٗ مُکَذِّبٌ لِھٰذَا النَّصِّ الَّذِیْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَنَّہٗ غَیْرُ مُؤَوَّلٍ وَّلَا مَخْصُوْصٍ یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ آیت ختم نبوت میں خاتم باعتبار زمانہ آخری نبی ہی کے معنیٰ میں ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی اور معنیٰ ہرگز نہیں لہٰذا جو اس کا منکر ہوگا وہ اس کا مکذّب ہونے کے باعث کافر قرار پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۴۲ بحوالہ الاقتصاد فی الاعتقاد)

اسی طرح ہر دور کے بے شمار اکابر نے بھی صراحتیں فرمائی ہیں بخوف طوالت سر دست مذکورہ تصریحات پر اکتفاء کرتے ہوئے ماضی قریب کے کچھ علماء و مشائخ اہل سنت کے کچھ ارشادات پیش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ تو سنیے:

حضرت محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ سے:

محدثِ اعظم حضرت علامہ سردار احمد چشتی صابری قادری علیہ الرحمۃ نے مرزا قادیانی کے رد میں ایک مختصر مگر جامع رسالہ تحریر فرمایا: ’’مرزا مرد ہے یا عورت؟‘‘ جس میں آپ نے اس کے خراب کردار نیز اوٹ پٹانگ باتوں کی کچھ مثالیں پیش کر کے یہ واضح کیا کہ اس کے دعویٔ نبوت میں جھوٹے ہونے کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ وہ تو ایک شریف انسان بھی نہیں تھا۔

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سے :

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ غلام فرید چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مرزا قادیانی کافر ہے اور قادیانی فرقہ ناری اور جہنمی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(ضیاء حرم لاہور دسمبر ۱۹۷۴ء)

حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ سے :

امیر ملت (یعنی صدر مسلمانان اہل سنت ہند) روحِ رواں تحریکِ پاکستان مقتدائے قائد اعظم حضرت علامہ پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قادیانی بوجوہ کثیرہ جھوٹ کا پلندہ اور کافر و مرتد ہے۔ نیز آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ قادیانی چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ذلت کی موت مر جائے گا۔ جو حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ (اور یہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا) ملاحظہ ہو کتاب

(سیرت امیر ملت صفحہ ۲۴۸-۲۴۹، ۳۰۱-۳۰۲، ۶۶۱، محررہ ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء طبع سوئم ۱۴۱۰ھ)

غازیٔ کشمیر علامہ سید ابوالحسنات علیہ الرحمۃ سے :

خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ علیہ الرحمۃ کے شہزادے اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ سید ابوالبرکات احمد کے برادر اکبر غازیٔ کشمیر حضرت مولانا علامہ سید ابوالحسنات محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: ''پاکستان میں انگریز کو سب سے زیادہ اعتماد جس گروہ پر ہو سکتا ہے وہ قادیانی گروہ ہے''۔

نیز فرمایا: ''مرزائیت کے پیروکار کو غیر مسلم قرار نہ دینا پاکستان کی سالمیت کے قطعاً منافی ہے''۔ (عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت از صادق علی زاہد)

علامہ عبدالستار نیازی علیہ الرحمۃ سے:

معروف اہل سنت عالم مجاہد ملّت علامہ عبدالستار خاں نیازی علیہ الرحمۃ نے مرزائیت کی سرکوبی میں جو صعوبتیں جھیلیں، تاریخ ان کے ذکر کے بغیر نامکمل شمار ہوگی۔ آپ نے طویل عرصہ جیل بھگتی اور یہ قید با مشقت تھی جس کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو برف کے بلاکوں پر لٹا کر اوپر برف کے بلاک رکھ دیئے جاتے کئی گھنٹوں کے بعد باہر نکال کر پوچھا جاتا تو آپ بڑی جرأت سے ختم نبوت کے موقف کو دہراتے، بالآخر آپ کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پھر بھی آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہے لیکن اس سزا کے سنائے جانے کے سات ایام آٹھ راتوں کے بعد باعزت رہائی ہوگئی۔

اس حوالہ سے جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ ایک بار کسی صحافی نے آپ سے آپ کی عمر پوچھی تو جواب دیا ''سات دن آٹھ راتیں''۔

اس نے حیرت ظاہر کی کہ یہ کیسے؟ فرمایا: ''اس سے مراد میرے وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو تحفظ ناموسِ رسالت کی خاطر پھانسی کی کال کوٹھڑی میں گزاریں یہی میری زندگی ہے باقی سب شرمندگی۔

علامہ الشاہ احمد نورانی علیہ الرحمۃ سے:

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی سو فی صدی کامیابی اور اس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو شرعاً و قانوناً غیر مسلم قرار دلوانے کا سہرا بنیادی طور پر اس وقت کے قائد اہل سنت علامہ الشاہ احمد نورانی علیہ الرحمۃ کے سر جاتا ہے۔

اس زمانے کے ان کے بے شمار لائق ذکر کارناموں میں سے ایک یہ

ہے کہ جب آپ دیگر علماء اہل سنت سے مل کر نیشنل اسمبلی ہال اسلام آباد میں مرزا قادیانی کے جانشین مرزا ناصر کو ۹۶ گھنٹے کے مناظرہ میں ہر طرح سے چت کر چکے اور مرزائیوں کے خلاف متفقہ آئینی فیصلہ بالکل اپنے آخری مراحل میں تھا تو قادیانیوں کا ایک وفد پچاس لاکھ روپے سے بھرا ہوا ایک بریف کیس ہمراہ لے کر آپ کے پاس آیا اور علیحدگی میں لے جا کر پیشکش کی کہ آپ یہ قبول فرمائیں اور اس کے بدلے میں ہمارے خلاف آنے والے فیصلہ میں تھوڑی سے نرمی کر دیں۔ تو آپ نے اسے پائے استغناء سے ٹھکراتے ہوئے یہ ایمان افروز جملہ ارشاد فرما کر ان کے عزم بد کو ہمیشہ کے لیے خاک میں ملا دیا کہ آپ لوگ دیر سے آئے ہو جیسے آئے ہو ویسے چلے جاؤ کیونکہ ہمارا سودا بازار مصطفیٰ میں پہلے ہو چکا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم۔

حضرت قطب گولڑہ علیہ الرحمۃ سے :

فاتح مرزائیت' قاطع وقالع قادیانیت قدوۃ الصوفیاء حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب چشتی نظامی گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نامزد کر کے ایک اشتہار کے ذریعہ مرزا قادیانی نے مناظرہ کا چیلنج کیا موضوع یہ رکھا کہ ان ٹائم قرآن مجید کی چالیس آیات بذریعہ قرعہ اندازی نکالیں گے پھر مجمع عام میں مقررہ دورانیہ میں، میں بھی فصیح وبلیغ عربی میں ان کی تفسیر لکھوں گا، پیر صاحب بھی لکھیں گے جس کی تفسیر صحیح ہو گی اور مواد زیادہ ہو گا وہ سچا ہو گا۔ فیصلہ تین منتخب علماء کریں گے۔ ساتھ ہی یہ کہا کہ پیر صاحب میرا مقابلہ تو کجا مناظرہ گاہ میں آئیں گے بھی نہیں جب کہ میں وقت پہ پہنچوں گا۔ مناظرہ گاہ لاہور شہر ہو گا، نیز

یہ بھی لکھ دیا کہ اگر میں پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نہ پہنچوں تو تو پھر میں مردود، جھوٹا اور ملعون ہوں۔

تاریخ مناظرہ ۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء طے ہوئی۔

حضرت گولڑوی ایک دن پہلے لاہور تشریف فرما ہو گئے لیکن مرزا قادیان میں چھپا رہا اور اپنے اتباع واذناب کی منت سماجت کے باوجود اپنی کمین گاہ سے باہر ہی نہ نکلا اس طرح سے وہ اپنے ہی فیصلہ کے مطابق ''مردود، جھوٹا اور ملعون'' ثابت ہوا۔

حضرت صاحب کی قیادت میں شاہی مسجد لاہور میں مؤرخہ ۲۷/ اگست کو عظیم الشان جلسہ عام ہوا جس میں پوری روئیداد پیش کی گئی اور جشن فتح منایا گیا۔ بعدہ آپ ۲۹/ اگست تک لاہور ہی میں رہے پھر واپس تشریف لے گئے۔

مرزا کیوں نہ آیا؟ اس کی تفصیل حضرت امیر ملت علامہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی زبانی سنئے جو اس موقع کے عینی شاہدین اور حضرت گولڑوی کے رفقاء سے ہیں (آپ عمر میں حضرت گولڑوی سے ۱۹ برس بڑے تھے) فرماتے ہیں کہ ''آپ (حضرت گولڑوی) نے مرزا کو چیلنج کیا اور فرمایا کہ تم اپنی نبوت کا دعویٰ کرتے ہو، میں تو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک معمولی غلام ہوں، مقابلے کی جرأت ہو تو میرے سامنے آؤ۔ میں اپنی میز پر قلم دوات رکھ کر بلا ہاتھ لگائے اپنے قلم کو حکم دوں گا کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھے، تم اپنی میز پر قلم دوات رکھو اور نبی ثابت کرنے کے لیے اپنے قلم کو لکھنے کا حکم دو۔ تمہارا قلم کچھ بھی نہ لکھ سکے گا اور میرا قلم بغیر میرے ہاتھ کی مدد کے قرآن پاک کی تفسیر لکھے گا۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کئی دن لاہور میں قیام فرما رہے اور چیلنج کرتے رہے مگر مرزا کو مقابلے کی ہمت نہ ہوئی"۔

ملاحظہ ہو (سیرت امیر ملت صفحہ ۲۴۶-۲۴۵ مؤلّفہ نبیرۂ امیر ملت سید اختر حسین شاہ صاحب طبع سوئم ۱۴۱۰ھ)

حضرت نے مرزا کے رد میں متعدد کتب و رسائل تحریر فرمائے جن میں "سیف چشتیائی" بہت قابل ذکر اور سر فہرست ہے جو آج تک لاجواب ہے اور جس نے اپنوں بیگانوں سب سے اپنا لوہا منوایا۔

آپ اس میں مرزا قادیانی کے متعلق اپنی رائے کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تیس کذّابوں کے وجود سے اطلاع دی جو کہ اپنے کو خدا کا نبی زعم کریں گے سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انه نبی اللّٰه"

(راوی ثوبان، ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)۔

اور نیز ان تیس دجّالوں کے حدوث سے آگاہ فرمایا جو اپنے کو خدا کا رسول زعم کریں گے "لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلھم یزعم انه رسول اللّٰه" (ابوہریرہ، صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

پس اگر ان پیش گوئیوں کو بھی خارج میں مطابق کر کے دیکھا جاوے تو مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی ہیں جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا الخ"۔

ملاحظہ ہو (سیف چشتیائی صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۵، باہتمام صاحبزادہ سیّد غلام معین الدین شاہ صاحب گولڑوی طبع چہارم ۱۹۶۳ء)

اواخرالنقول (مسک الختام):

اب آیئے آخر میں مسک الختام کے طور پر اہل سنّت کی دو مقتدر ہستیوں اور دو عظیم و جلیل اماموں کے اس سلسلہ کے ارشادات عالیہ سے برکت لیتے ہیں ۔ اعنی شیخ الاسلام ،امام اہل سنت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ الامام احمد رضا خاں اور ضیغم اسلام، امام اہل سنت، مجدد دین وملت حضرت مرشدنا علامہ سید احمد سعید الکاظمی الملقب بہ غزالی زماں علیہما الرحمۃ والرضوان ۔

تو لیجئے پڑھیئے:

ارشادات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

- ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا، فرض اجلّ وجزء ایقان ہے ''ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ''نصِ قطعی قرآن ہے۔اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک بلکہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر، ملعون مخلّد فی النیران ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی ۔ کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے، وہ بھی کافر بیّن الکفر، جلّی الکفران ہے''۔

ملاحظہ ہو (فتاویٰ رضویہ جلد۱۵ صفحہ ۵۷۸، ۶۳۰)۔

- اسی کے اسی جلد (کے صفحہ ۷۲۰) میں فرماتے ہیں: ''جو حضور کو سب

سے پچھلا نبی نہ مانے، مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنٰی پر داخل ضروریات دین ہے، یہی مرادِ ربّ العٰلمین ہے‘‘۔

- نیز فرماتے ہیں: ’’جو بد مذہب عقائد کفریہ قطعیہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار (الٰی) تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین، باطل محض وزنائے صرف ہے‘‘۔ ملاحظہ ہو (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸ طبع مکتبہ نبویہ لاہور)

- خصوصیت کے ساتھ مرزا قادیانی کی کچھ قابل اعتراض عبارات کے تناظر میں فرماتے ہیں: ’’اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے بڑے مکذّب قرآن ودشمن انبیاء وعدوّ الرحمٰن کو امام وقت و مسیح ومہدی مان رہے ہیں‘‘۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۸)

- نیز مرزا قادیانی کا شرعی حکم دوٹوک انداز میں بیان کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: ’’واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر‘‘۔ بلاشبہ وہ یقیناً کافر ومرتد ہے‘‘۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵، صفحہ ۵۹۰ مع حاشیہ)

- نیز آپ نے دیگر بے شمار فتاویٰ کے علاوہ قادیانی کے کفر وارتداد پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا جس کا پورا نام یہ ہے: ’’قہر الدیّان علی مرتدّ بقادیان‘‘ قادیانی مرتد پر اللہ کا قہر۔

- نیز آپ سے سوال ہوا کہ سنیوں کے محلّہ میں ایک قادیانی آکر بسا، ایک سنّی نے اس کے گھر جانے اور میل جول رکھنے سے منع کیا۔ اس پر

ایک مسلمان عورت نے کہا کہ یہ اس بے چارے قادیانی پر زیادتی ہے، تو آپ نے اس کے جواب میں اس عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ ''قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے مظلوم جاننے اور اسے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہوگئی، اپنے شوہر پر حرام ہوگئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہوکر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے''۔

ملاحظہ ہو(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۵۴ طبع رضا فاؤنڈیشن)۔

- نیز حسام الحرمین شریف میں گستاخ فرقوں کا ذکر فرما کر (جن میں قادیانی سرفہرست ہے) ارقام فرماتے ہیں: ''وبالجملة هؤلاء الطوائف کلهم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين ''یعنی یہ سب فرقے تمام اہل اسلام کے اجماع کے مطابق کافر، مرتد اور اسلام سے خارج ہیں''۔

ملاحظہ ہو (صفحہ ۵۳، ۶۴ طبع دار اہل السنة للطباعة والنشر والتوزیع کراچی مطبوعہ ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء طبع اوّل)۔

ہدایات غزالیٔ زماں علیہ الرحمۃ والرضوان:

امام اہل سنت حضرت غزالیٔ زماں علیہ الرحمۃ والرضوان نے مرزائیت اور قادیانیت کے قلع قمع میں بہت قابل قدر اور بیش بہا اقدامات فرمائے جن میں آپ کے بے شمار انتہائی مؤثر، بلیغ اور پرمغز خطابات، کامیاب مناظرے اور نہایت درجہ مضبوط، ٹھوس اور وزنی دلائل سے مرصّع متعدد تحریرات بھی ہیں اور

یہ سلسلہ وقتاً فوقتاً حسبِ ضرورت آپ کے زمانۂ طالب علمی سے شروع ہوکر ہمیشہ جاری رہا۔

- چنانچہ زمانۂ طالب علمی میں آپ نے مرزائیوں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخرالنبیین زماناً کے موضوع پر تاریخی مناظرہ فرمایا جس میں آپ نے اپنے مؤقف کے ثبوت اور قادیانی کے دعویٔ نبوت کے سراسر جھوٹے ہونے کی توضیح حدیث ''مثلی ومثل الانبیاء قبلی کمثل قصر الخ سے ایک منفرد استدلال فرما کر مرزائی مناظروں کو چاروں شانوں چت گرایا اور سرکار کی ختم نبوت کے جھنڈے گاڑے جس کی مکمل تفصیل ہمارے رسالہ ''عقیدہ ختم نبوت'' میں دیکھی جاسکتی ہے جو بہت دلچسپ، انتہائی ایمان افروز وباطل سوز اور نہایت لائق مطالعہ ہے۔
- علاوہ ازیں آپ نے خصوصیت کے ساتھ ''ختم نبوت'' کے عنوان سے ایک مؤقر رسالہ بھی تحریر فرمایا جس میں مرزائیوں کے ایک انتہائی پیچیدہ بلکہ لاینحل سمجھے جانے والے سؤال کا مسکت اور مسقط جواب دے کر مرزائیت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچایا۔

سؤال کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض اکابر صوفیاء کرام کی عبارات میں نبوت کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں نمبر۱: نبوّت تشریعی اور نمبر۲: نبوّت غیر تشریعی۔

پھر ان میں یہ مذکور ہے کہ جس نبوت کا دروازہ بند ہے وہ قسم اوّل ہی ہے، قسم دوم قیامت تک جاری رہے گی جب کہ مرزا بھی جس نبوّت کا مدّعی ہے

وہ قسم دوم ہی ہے۔

حضور غزالیٔ زماں نے اس کا جو جواب عطا فرمایا اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے کسی دور میں یہ بات کہی تھی کہ وہ نبوت غیر تشریعی کا مدعی ہے لیکن اس کے بعد اس نے نہایت صاف اور غیر مبہم انداز میں نبوت تشریعی کا دعویٰ کر کے خود کو معاذ اللہ صاحب امر و نہی نبی بھی قرار دیا اور اسی کی بنیاد پر اس نے انگریزوں کی خاطر جہاد کے منسوخ کرنے کا اعلان بھی کیا تھا۔ لہٰذا وہ اپنے منہ آپ کافر ٹھہرا۔ مزید یہ کہ اپنے ماننے والوں کی اس دلیل کی رُو سے بھی وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا کیونکہ وہ مرزا کو غیر تشریعی نبوت کا مدعی بتا کر یہی کہنا چاہتے ہیں کہ نبوت تشریعی کا دعویٰ کفر ہے اور جو اس کا مدعی ہو وہ کافر ہے جب کہ وہ واقع میں اس کا مدعی تھا۔

علاوہ ازیں حضرات صوفیاء کرام نے بھی صراحتیں فرمائیں کہ جو شخص حضور کے بعد نبوت تشریعی کا مدعی ہو، وہ خارج از اسلام اور واجب القتل ہے۔ بناءً علیہ وہ صوفیاء کرام کے مطابق بھی کافر قرار پایا۔ لہٰذا نبوّت کی اس تقسیم سے بھی اس کا مدّعا کچھ ثابت نہ ہوا بلکہ وہ سانپ کے منہ میں چھچھوندر کا مصداق ہوا۔

پھر فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اس تقسیم کا تعلق خود سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حضور کی نبوّت کے دو پہلو ہیں نمبر ۱: تشریعی یعنی احکام شرعیہ پر مبنی جو تکمیل نزول قرآن سے مکمل ہوئی۔ نمبر ۲: غیر تشریعی جس سے مراد آپ کا روحانی فیض ہے جو اب بھی جاری ہے اور خوش نصیبوں کو حاصل ہوتا ہے۔ الغرض اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سرکار صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم سے ہٹ کر کوئی غیر تشریعی نبی ہوتا ہے یا بن سکتا ہے، بلکہ یہ تقسیم محض آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

- نیز ردمرزائیت پر حضرت کا مزید ایک اور عظیم کارنامہ ہے جو اہل سنت پاکستان کے لیے بہت اعزاز اور فی الواقع باعث فخر ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کی پوری تاریخ میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیئے قرارداد سب سے پہلے آپ ہی نے پیش فرمائی تھی جو آپ نے مسلم لیگ پاکستان کی صوبائی کونسل کے ملتان میں منعقدہ اجلاس میں حاضرین کے سامنے رکھی۔ اس وقت آپ اس کونسل کے ممبر تھے۔ اجلاس کے ۲۹۲ شرکاء تھے۔ ۲۸۴ ووٹ اس قرارداد کے حق میں آئے۔ صرف آٹھ افراد نے اس کی مخالفت کی۔ الغرض قرارداد بھاری اور نمایاں اکثریت سے منظور ہوئی ۔ یہ جون ۱۹۵۲ء کی بات ہے۔ یعنی ۱۹۵۳ء والی تحریک ختم نبوت کا آغاز بھی بعد میں ہوا پس پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک کے مؤسس اور بانی حضور غزالیٔ زماں ہیں۔ لہٰذا نتیجہ آنے تک اس حوالہ سے جتنی کاوشیں کی گئیں ان سب کا اجر وثواب بحیثیت مجموعی حضرت ہی کے کھاتے میں جائے گا کوئی مانے یا نہ مانے۔ لحدیث مسلم وغیرہ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الخ"۔

نوٹ: تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو رسالہ (برق مہریہ کی تقدیم صفحہ ۲۲ طبع الفہیم پبلی کیشنز لاہور بحوالہ جسٹس منیر رپورٹ صفحہ ۹۶) وغیرہ۔

مرزائیوں سے دوستانہ تعلقات کا شرعی حکم

پس جب مرزائیوں سے اختلاف، ذاتی، دنیوی اور مروّجہ طریقہ کار کا سیاسی نوعیّت کا نہیں اور نہ ہی ان سے جھگڑا از رزمین کا ہے بلکہ عظمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور یہ خالصۃً دین وایمان اور قبر وآخرت کا مسئلہ ہے تو:

- مرزائی جب تک مرزائیت، قادیانیت اور اپنے دیگر کفریہ وگستاخانہ عقائد ونظریات سے توبہ تائب نہ ہوں تو ان سے کسی قسم کا کوئی دوستانہ تعلق رکھنا شرعی طور پر قطعاً ناجائز اور گناہ اور ان سے کلی بائیکاٹ رکھنا اعظم الفرائض سے ہے یعنی از روئے شرع ان سے علیک سلیک، میل جول اور دوستی وسنگت رکھنا، لین دین کرنا، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ مل کر کھانا پینا، شادی بیاہ اور رشتہ داری رکھنا، بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرنا، مرجائیں (اور اللہ کرے مرجائیں) تو ان کی نماز جنازہ پڑھنا، تجہیز وتکفین وغیرہ رسوم میں شرکت کرنا، مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا، ان کی قبروں پر جانا اور ایصال ثواب کرنا وغیرہ وغیرہ سب حرام، شدید جرم اور سخت گناہ ہے جو بعض صورتوں میں کفر اور مفسدِ نکاح بھی ہے۔
- جو مسلمان دانستہ یا نادانستہ ان سے کسی قسم کی رواداری کر چکے ہیں، ان

پر اس سے حسب نوعیت جرم توبہ کرنا لازم ہے۔

- اور یہ ایسا حکم شرعی ہے کہ جس کے بارے میں قرآن مجید کی آیات کا انبار اور احادیث نبوّیہ صلی اللہ علیٰ صاحبہا وسلم کا پورا ذخیرہ موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایمان والوں کو اپنے ہمہ قسم (عملاً واعتقاداً) مخالفین سے سخت نفرت رکھنے اور ان کی عملی اور اعتقادی برائی کے شر سے بچنے نیز دنیا پر اس کی قباحت کو واضح کرنے کے لیے ان سے دور رہنے کے احکام صادر فرمائے ہیں اگرچہ وہ کتنے ہی قریبی عزیز اور پیارے کیوں نہ ہوں۔

جب کہ مرزائی' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شدید ترین مخالف اور کفّار کی بدترین قسم ہیں (کما مرّ آنفاً) تو ان سے قطع تعلق بطریق اولیٰ ضروری ہوا۔

- سلف صالحین (حضرات صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کے سب ائمّۂ دین رضی اللہ عنہم اجمعین قولاً وعملاً ہمیشہ اسی پر سختی سے کاربند رہے جسے یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم مجموعہ بن جائے۔

بقدر ضرورت اس سلسلہ کی کچھ آیات واحادیث نیز سلف صالحین کے بطور نمونہ چند ارشادات اور تصریحات ملاحظہ ہوں۔ لیکن اس سے قبل اپنے رب کی یہ بات بھی سن لیں کہ کسی مسئلہ کے متعلق اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور سلف صالح کے فیصلوں کے آجانے کے بعد ایک مسلمان کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے نیز یہ کہ خلاف ورزی کرنے والے کی حالت زار کیا ہوگی اور مان لینے

والے کا مقام عنداللہ کیا ہے۔

ربّ، رسول کے فیصلوں کے آگے مسلمان کا طرز عمل:

آیت: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''وما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللہ ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضللا مبینا ''یعنی اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے آجانے کے بعد کسی مؤمن مرد و عورت کو اپنے فیصلے صادر کرنے کا کچھ اختیار نہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، وہ بالکل کھلا گمراہ ہے۔ (پ۲۲احزاب آیت ۳۶)

نیز فرمایا: ''فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما '' یعنی محبوب! مجھے تیرے رب کی قسم انہیں ایمان کبھی نصیب نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ آپ کو اپنے معاملات میں مطلقاً حَکَم مانیں مزید یہ کہ وہ آپ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کچھ گھٹن بھی نہ لائیں اور دل و جان سے تسلیم کریں۔
(پ۵النساء نمبر ۶۵)

نیز فرمایا: ''ویوم یعض الظالم علی یدیه یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاً یٰویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ''یعنی اللہ رسول کا مخالف بروز قیامت اپنے ہاتھوں کو چباتے ہوئے کہے گا کہ اے کاش میں اللہ کے رسول سے وابستگی اختیار کرتا، آج میں برباد ہوگیا، کاش کہ میں فلاں سے دوستی نہ لگاتا (یعنی مجھے اس کی دوستی لے ڈوبی ہے) (پ ۱۹ الفرقان آیت ۲۷)

نیز فرمایا: ''یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ''یعنی اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور کہنا مانو اس کے رسول کا اوران کا جو تمہارے ولی الامر ہوں۔(پ۵ النساء آیت ۵۹)

نیز فرمایا: ''ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما ''یعنی جو اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانے گا وہ بلاشبہ انتہائی کامیاب ہوگا۔
(پ۲۲ احزاب آیت ۳۶) الیٰ غیر ذالک من الآیات

تو اب لیجیے پڑھیے اسی جذبہ کے ساتھ نفس مسئلہ کے متعلق اپنے ربّ کے کچھ فرامین۔

مرزائیوں سے قطع تعلق کے لزوم کے کچھ دلائل قرآن سے:

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللہ فی شیٔ الا ان تتقوا منھم تقٰة ''یعنی اہل ایمان پر لازم ہے کہ وہ کافروں کو دوست نہ بنائیں' اس کے لیے وہ اہل ایمان ہی کا انتخاب کریں جس نے اضطراری کیفیت کے بغیر اس کے برعکس کیا تو اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہیں۔

(پ۳ آلعمران آیت ۲۸)

آیت: نیز فرمایا: ''یٰایھاالذین آمنوا لا تتخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین اتریدون ان تجعلوا اللہ علیکم سلطانا مبینا ''یعنی اے ایمان والو! مؤمنین کی بجائے کافروں کی دوستی مت اختیار کرو، کیا تم اللہ کی گرفت میں آنے کا ارادہ رکھتے ہو۔(پ۵ النساء آیت ۱۴۴)

آیت: نیز فرمایا: ''یایھاالذین آمنوا لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ''یعنی اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ انہیں تم سے تعصب ہے۔ جس نے ان سے دوستی لگائی تو وہ انہی کے گروپ کا ہوگا۔ (پ۶ المائدہ آیت ۵۱)

آیت: نیز فرمایا: فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ''یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مت بیٹھو جب تک وہ اس سے باز نہ آ جائیں ورنہ تم بھی ان جیسے شمار ہوگے۔ (پ۵ النساء ۱۴۰)

آیت: نیز فرمایا: ''واما ینسینک الشیطٰن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظلمین ''یعنی ہماری آیات کا مذاق اڑانے والے لوگوں سے دور رہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے جرم سے باز آ جائیں اور اگر شیطان کے بہکاوے میں آ کر ان میں خلط ہو بیٹھو تو تنبیہ کے بعد ان ظالموں سے فوراً الگ ہو جاؤ''۔ (پ۷ انعام آیت ۶۸)

آیت: نیز فرمایا: ''یٰایھاالذین آمنوا لا تتخذوا اٰباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظالمون ''یعنی اے ایمان والو! ایمان پر کفر کو ترجیح دینے والے تمہارے باپ دادا اور بھائی ہی کیوں نہ ہو ان سے دوستی مت رکھو جو انہیں اپنا دوست بنائیں گے وہ ظالم ہیں۔ (پ۱۰ التوبہ آیت ۲۳)

آیت: نیز فرمایا: محبوب! آپ انہیں فرما دیں ''احب الیکم من اللہ

ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یأتی اللہ بامرہ ''اگر تمہیں اپنے باپ دادا، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے رشتہ دار، تمہارے کمائی کے مال، تمہارے تجارت کے مرغوب سلسلے اور تمہاری رہائش گاہیں اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیارے ہوں تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔ (پ۱۰التوبہ۲۴)

آیت: فرمایا: ''واغلظ علیھم '' کفار ومنافقین سے جہاد کیجیے اور ان سے سخت رویّہ رکھیے۔ (پ۱۰التوبہ آیت ۷۳، پ۲۸التحریم آیت ۹)

آیت: فرمایا: ''ولیجدوا فیکم غلظۃ'' یعنی کافروں کو دبا کر رکھو''۔ (پ۱۱التوبہ آیت ۱۲۳)

آیت: فرمایا: ''والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' یعنی حضور کے ساتھی (صحابہؓ واہل بیت) کفار پر بہت سخت اور آپس میں انتہائی نرم ہیں۔ (پ۲۶الفتح آیت ۲۹)

آیت: فرمایا: ''لاتجدقوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادّون من حادّاللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباء ھم اوابنائھم اواخوانھم او ازواجھم اوعشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان الخ ''یعنی اللہ اور قیامت کو ماننے والے، اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کو کبھی دوست نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ ان کے باپ دادا، بیٹے، بھائی، ان کی بیویاں اور قریبی اعزّہ ہوں، ایسوں ہی کے دلوں میں اللہ، ایمان کو نقش فرما دیتا ہے الخ۔ (پ۲۸مجادلہ آیت ۲۲)

آیت: فرمایا: '' یٰایھا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم

اولیاء ''یعنی اے ایمان والو! میرے اوراپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ''۔
(پ۲۸ الممتحنۃ آیت ۱)

آیت: فرمایا: ''قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا براء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ'' الآیۃ یعنی ایمان والو! تم میرے خلیل اور ان کے جانثار غلاموں کے نقش قدم کو اپناؤ وہ تمہارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں انہوں نے اپنی قوم کے کفار کو برملا کہہ دیا تھا کہ ہماری راہیں تم سے اور تمہارے معبودانِ باطلہ سے جدا ہیں ہمارے نزدیک تمہاری کوئی حیثیت نہیں، جب تک بت پرستی سے تائب نہیں ہوگے، تم سے ہماری عداوت اور نفرت کا سلسلہ ہمیشہ رہے گا۔ (پ۲۸ الممتحنۃ آیت ۴)

آیت: فرمایا: ''فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ''یعنی ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار کے حوالہ سے ہمارے نافرمانی کرنے والے ظالموں پر جب ہم نے شدید عذاب اتارا تو اس موقع پر صرف وہی محفوظ رہے جو ان کا رد کرتے تھے۔ (پ۹ اعراف آیت ۱۶۵)

آیت: فرمایا: ''یایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین '' یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو (اور اس کے احکام پر کاربند رہو) اور عقیدہ و عمل کے سچوں کے ساتھ مل کر رہو۔ (پ۱۱ التوبہ آیت ۱۱۹)

اقول: اس کا مفاد یہ ہے کہ کاذبین اور غیر صادقین سے الگ رہو۔

آیت: فرمایا: ''ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار''
یعنی ظالموں کے ساتھ نرم گوشہ نہ رکھو ورنہ تمہیں آگ جلائے گی۔
(پ۱۲ ہود آیت۱۱۳)

آیت: فرمایا: ''یٰایھا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکٰفرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولایخافون لومۃ لائم الآیۃ''یعنی اے ایمان والو! مرتد نہیں ہوجانا ورنہ اللہ تمہارے خلاف کاروائی کرنے کے لیے ایسے لوگ لائے گا جو اس کے محبوب بھی ہوں گے اور محبّ بھی، اور ایمان والوں کے لیے موم اور کافروں کے لیے بہت سخت گیر، جو کسی کے طعن و تشنیع کی کچھ پروا کیے بغیر اللہ کی راہ میں جہاد کے فن کے ماہر ہوں گے۔(پ۶ المائدہ آیت۵۴)

احادیث نبویّہ علی صاحبہا السلام سے

- حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف النوع بدعقیدہ وبد مذہب قسم کے لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں، میری امت کہلانے والے کچھ دجّال اور کذّاب لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی نئی باتیں بتائیں گے جنہیں تم نے درکنار تمہارے باپ دادا نے بھی کبھی نہیں سنا ہوگا "ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم" ان سے دور رہنا اور انہیں خود سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

ملاحظہ ہو (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰، ۹ طبع کراچی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۳۵ و فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۴ طبع رضاء فاؤنڈیشن بحوالہ صحیح مسلم)

- نیز فرمایا: "وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم" ان سے کہیں ملاقات ہوجائے تو انہیں سلام نہ کرو۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۵ بحوالہ سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۰ عن جابر رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا: "وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وفی روایۃ لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم" بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو نہ ان کے جنازہ پر جاؤ اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ ہی ان کی جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴

صفحہ ۵۸۵ بحوالہ ابوداؤ د جلد ۲ صفحہ ۲۸۸ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

- نیز فرمایا: ''لاتجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم '' نہ ان کے ساتھ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو اور نہ ہی ان سے شادی بیاہ کرو۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۵ نیز جلد ۶ صفحہ ۶۵، ۶۷ بحوالہ عقیلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۶ عن انس رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا: ''اذا رأیتم صاحب بدعة فاکھروا فی وجھه فان اللہ یبغض کل مبتدع ''یعنی بدعقیدہ اور بدمذہب سے کہیں سامنا ہو تو اس کے ساتھ ترش روئی سے پیش آؤ کیونکہ ہر بدعقیدہ و بدمذہب اللہ تعالیٰ کا مبغوض (سخت ناپسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۶ بحوالہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا کہ اگر اللہ کا قرب مطلوب ہے تو فاسقین (عملی و اعتقادی سب) سے نفرت کرو اور ان سے ترش روئی سے ملو (خندہ پیشانی سے نہیں) اور خدا کو خوش کرنا چاہتے ہو تو ان سے نفور اور بہت دور رہو۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ صفحہ ۶۷۶ بحوالہ ابن شاہین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا: ''اھل البدع کلاب النار '' بدعقیدۂ و بدمذہب، جہنم کے کتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۲، ۵۱۲ طبع نبویّہ لاہور بحوالہ دارقطنی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا: ''اھل البدع شرع الخلق والخلیقة ''یعنی بدعقیدۂ و بدمذہب انتہائی برے ہیں کہ چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۲، ۵۱۲ بحوالہ حلیہ ابی نعیم عن انس رضی اللہ عنہ طبع نبویّہ)

- نیز فرمایا: ''اعتبروا الصاحب بالصاحب ''یعنی سنگتی کو اس کے سنگتی پر قیاس کرو۔ (رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۸ بحوالہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث حسن)۔

- نیز فرمایا: ''انما مثل الجلیس الصالح و الجلیس السوء کحامل المسك و نافخ الکیر ''یعنی نیک سنگتی کی مثال کستوری رکھنے والے جیسی ہے کہ وہ تمہیں مفت میں خواہ پیسوں سے دے گا اور کم از کم یہ کہ اس کی من بھاتی خوشبو تو تمہیں آئے گی اور برے سنگتی کی مثال آگ کی بھٹی دہکانے والے جیسی ہے کہ وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا اور کم سے کم یہ کہ تمہیں اس کی ناگوار بو محسوس ہوگی۔ (رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۸، بحوالہ صحیحین عن ابی موسیٰ الاشعری وابوداؤد نسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

- نیز فرمایا: ''حبك الشئی یعمی ویصم ''محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے۔ (رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ بحوالہ مسند احمد وتاریخ بخاری وابوداؤد عن ابی الدرداء، ابن عساکر عن عبداللہ بن انیس، الخرائطی عن ابی برزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

- نیز فرمایا: ''المرء من احب ''آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہوگی۔ (رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ بحوالہ مسند احمد بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی عن انس، صحیحین عن ابن مسعود، احمد و مسلم عن جابر، ابوداؤد عن ابی ذر، ترمذی عن صفوان بن عسال، وفی الباب عن علی وابی ہریرہ وابی موسیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

نوٹ: اس مضمون کی مزید کچھ نصوص ''بائیکاٹ کے لازم ہونے کی وجوہ'' کے مباحث کے ضمن میں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

- نیز فرمایا: ”من وقر صاحب بدعة فقداعان علی ھدم الاسلام “یعنی کسی بدعقیدہ و بدمذہب کی تعظیم کرنا اسلام کے ڈھانے میں مدد دینا ہے۔(مشکوٰۃ صفحہ ۳۱، فتاویٰ رضویہ جلد۵ صفحہ ۲۶۰ طبع نبویہ لاہور بحوالہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین الصدیقۃ، مسند حسن بن سفیان وحلیہ ابی نعیم عن معاذ بن جبل، الابانہ للسجزی عن ابن عمر، ابن عدی عن ابن عباس، طبرانی کبیر وحلیہ عن عبداللہ بن بسر، شعب الایمان بیہقی عن ابراہیم بن میسرۃ التابعی الثقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

- نیز اہل مدینہ کی طرف روئے سخن کرکے فرمایا: ”من احدث فیھا حدثا اوآوی محدثاً فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل “یعنی جس نے مدینہ میں کوئی نیا عقیدہ و مذہب گھڑا یا کسی بدعقیدہ و بدمذہب کو اس میں پناہ دی تو اس پر اللہ اور اس کے ملٰئکہ اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے، اس کی کسی قسم کی کوئی عبادت (فرض و نفل) قبول نہیں کی جائے گی۔(صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۸۴، صحیح مسلم جلد۱ صفحہ ۴۴۲، مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۸)

علاوہ ازیں بروں کی صحبت وسنگت کی ممانعت کے مضمون کی احادیث بکثرت آئی ہیں۔بعض حسب ذیل ہیں:

- ارشاد فرمایا: ”ایاك وقرین السوء فانك تعرف به “برے کی سنگت سے بچو کیونکہ اسی کے حوالہ سے تمہاری شہرت بنے گی۔(فتاویٰ رضویہ جلد۵ صفحہ ۲۵۸ طبع نبویّہ لاہور بحوالہ ابن عساکر عن سیدنا انس رضی اللہ عنہ)

- نیز فرمایا: ”الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل “یعنی بندے پر اس کے سنگتی کے اثرات پڑتے ہیں لہٰذا پہلے ہی دیکھ لیا کرو کہ کس کو سنگتی بنا رہے ہو۔(رضویہ جلد۵ صفحہ ۲۵۹، بحوالہ داؤد و ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

صحابہؓ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے

- ایک شخص بدمذہبی پھیلا رہا تھا، امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے تحویل میں رکھ کر مسلسل کئی دن روزانہ سخت زدوکوب کیا اور مرنے کی ماردی۔ پھر اسے رہا کرنے کے بعد حکم صادر فرمایا کہ ''ان لا یجالسه احد من المسلمین'' کوئی بھی مسلمان اس کے ساتھ مت بیٹھے۔ یہاں تک کہ وہ اچھی طرح توبہ تائب ہوکر راہِ راست پر آ گیا تو پھر آپ نے اس کے ساتھ نشست و برخاست کی اجازت دی۔

ملاحظہ ہو (سنن الدارمی جلد ا صفحہ ۶۷ صفحہ ۱۴۸ طبع کراچی)

- ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ایک شخص کا سلام دیا تو آپ نے فرمایا: ''بلغنی انه قد احدث فان كان احدث فلا تقرأ عليه السلام'' یعنی مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ بدمذہب ہوگیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم اسے میرا اسلام مت دیجئے گا

ملاحظہ ہو (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۷۸، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۸، ابن ماجہ صفحہ ۲۳، دارمی جلد ا صفحہ ۱۲۰، مشکوٰۃ صفحہ ۲۳)

- امام اہل بیت وجلیل القدر تابعی حضرت امام ابوجعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”لاتجالسوا اھل الخصومات فانھم الذین یخوضون فی آیات اللہ“ یعنی فسادیوں (بدعقیدہ لوگوں) کے ساتھ بیٹھنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ آیات الٰہیہ کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ (دارمی جلد۱ صفحہ۱۲۱)
- امام حسن بصری اور امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”لاتجالسوا اھل الاھواء ولاتجادلوھم ولا تسمعوا منھم“ یعنی بدعقیدوں اور بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھو، نہ ان سے بحث کرو اور نہ ان کی باتیں سنو۔ (دارمی جلد۲ صفحہ۱۲۱)
- ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جس کا آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وجہ پوچھنے پر (فارسی زبان میں) فرمایا: از ایشاں“ یعنی یہ پرلے مارکہ سے ہے۔ (سنن الدارمی جلد۱ صفحہ۱۲۱)
- اسی کے اسی جلد کے اسی صفحہ پر ہے: ”قال ابوقلابۃ لاتجالسوا اھل الاھواء ولاتجادلو ھم الخ ابوقلابہ نے فرمایا بدعقیدوں اور بدمذہبوں کی صحبت سنگت رکھنے اور ان سے نشست و برخاست کرنے سے بچو اور ان سے کلام بھی نہ کرو کہ کہیں وہ تمہیں اپنی گمراہی میں نہ ڈال دیں۔ (دارمی)

ائمۂ اسلام سے

- امام المتکلمین علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''ان حکم المبتدع البغض و الاھانۃ و الردو الطرد ''یعنی بدمذہبوں کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ ان سے نفرت کی جائے انہیں کوئی اعزاز دینے کی بجائے حوصلہ شکنی کی جائے اوران کی تردید کی جائے نیز ان کو دور بھگایا جائے۔(رضویہ جلد۱۴صفحہ۵۸۶بحوالہ المعاصد وشرح المقاصد)
نیز مقتدائے انام حضرت فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا بدمذہب سے محبت رکھنے سے نیک عمل تباہ ہوجاتے ہیں۔اورایمان کی روشنی ختم ہوجاتی ہے۔بدمذہب سے نفرت رکھنے والا اللہ کے ہاں مستحقِ مغفرت ہوجاتا ہے۔''واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقاً آخر ''۔جب بدمذہب کوآتا دیکھوتوراستہ بدل لو۔(فتاویٰ رضویہ جلد۱۴ صفحہ۵۸۷)
- امام اہل سنت شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز مرزائیہ وغیرہا کا حکم شرعی بیان کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں: ''اس سے دور بھاگنا اوراسے اپنے سے دور کرنا' اس سے بغض' اس کی اہانت' اس کا ردّ فرض ہے اورتوقیر حرام و ہدم

اسلام۔ اسے سلام کرنا اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے مسلمانوں کا سا غسل وکفن دینا حرام، اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر، اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا، اس کے جنازہ کی مشایعت حرام، اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام، اس کے لیے دعا مغفرت یا ایصالِ ثواب حرام بلکہ کفر والعیاذ باللہ رب العٰلمین (الیٰ) ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے"۔

ملاحظہ ہو (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۳، ۵۹۴ طبع رضا فاؤنڈیشن)

نیز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ سنیوں کے محلّہ میں ایک قادیانی آ کر بسا، ایک سنی نے اس کے گھر جانے اور میل جول رکھنے سے منع کیا۔ اس پر ایک عورت نے کہا کہ یہ اس بے چارے قادیانی پر زیادتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں اس عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ "قادیانی کو اس فعل مسلماناں سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم وناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہوگئی، اپنے شوہر پر حرام ہوگئی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہوکر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۵۴ طبع مذکور)

نیز فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۳ نبویہ لاہور میں حلبی کبیر کے حوالہ سے ہے: "المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل" (حلبی کبیر) یعنی فاسق اعتقادی کا حکم فاسق عملی سے کئی گنا سخت ہے۔

نیز اسی کے اسی جلد میں صفحہ ۲۵۶ پر ہے : ارشاد مشائخ کرام المناکحة بین اهل السنة واهل الاعتزال لاتجوز کے یہی معنٰی ہیں یعنی سنیوں معتزلیوں میں مناکحت مباح نہیں۔

اقول: جب معتزلی بد مذہب سے بھی سنی کی مناکحت جائز نہیں تو قادیانی جو دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، ان سے بطریق اولٰی جرم عظیم ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالٰی، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ کے صحابۂ وتابعین اور بعد کے سلف صالحین اور ائمۂ شان علیہم الرحمۃ والرضوان سب کا متفق علیہ فیصلہ یہی ہے کہ بدعقیدہ اور بدمذہب جب تک اپنی بدعقیدگی اور بد مذہبی سے باز نہ آجائیں، ان سے کسی قسم کا دوستانہ رکھنا قطعاً جائز نہیں اور کلی بائیکاٹ رکھنا فرض ہے جو مرزائیوں اور قادیانیوں پر بطریق اولٰی پورا پورا صادق آتا ہے کیونکہ ان کی بدعقیدگی دیگر بدعقیدوں سے کئی گنا زائد اور سخت ہے۔

مرزائیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے

رہا یہ کہ بدعقیدوں اور بدمذہبوں بالخصوص مرزائیوں سے قطع تعلقات اور بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

توجواباً عرض ہے کہ بنیادی طور پر اس کی شرعاً تین وجوہ ہیں نمبرا: اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تعلق کی قدر شناسی نمبر۲: بدی کی قباحت کی اجاگری اور نمبر۳: گندی صحبت کے بداثرات سے بچنے کی تدبیر۔

اب پڑھئے اس کی تفصیل:

مرزائیوں سے لزوم بائیکاٹ کی بنیادی وجہ نمبرا: (اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تعلق کی قدر شناسی):

اصل الاصول چیز تعلق باللہ ہے یعنی مقصود اصلی، اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کا ہونا مناطِ امر ہے۔قال اللہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون میں نے جن وانس کو محض اس لیے بنایا کہ وہ میری پہچان حاصل کر کے میری عبادت کریں۔

پھر چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے حواس وعقول سے بالاتر ہے بالفاظ دیگر ہمارے حواس وعقول اس کو پانے کا صحیح اور کامل ذریعہ نہیں ہیں اس لیے اس سے بلاواسطہ محبت ممکن نہیں۔

بناءً علیہ ایسی ہستی کا ہونا ضروری ہوا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کا صحیح اور کامل ذریعہ ہو جب کہ وہ بنیادی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس سے والہانہ سچی محبت اصل الاصول اور پورے دین کی بنیاد ہے کہ اس کے بغیر توحید اور دین کے کسی امر پر صحیح معنٰی میں ایمان کا حصول محال ہے۔

اس کی دلیل قرآن مجید کی وہ تمام آیات نیز وہ تمام احادیث کریمہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہر پیاری چیز سے زیادہ محبت ہونے کے ضروری ہونے کا ثبوت ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”والذین آمنوا اشد حباللہ “یعنی ایمان والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت رکھتے ہیں (پ ۲ البقرہ آیت ۱۶۵)۔

نیز احب الیکم من اللہ ورسولہ الآیۃ یعنی جس کو اللہ اور اس کے رسول سے بڑھ کر کوئی اور پیارا ہو تو وہ اللہ کے عذاب کا انتظار کرے۔

(پ ۱۰ التوبہ ۲۴)

نیز یہ حدیث ”احبوا اللہ لما یغدو کم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ الحدیث یعنی اللہ سے اس بناء پر محبت رکھو کہ تمہارا سب کچھ حقیقی معنٰی میں اسی کا عطا فرمودہ ہے اور مجھ سے اس لیے محبت رکھو کہ میں اللہ کی محبت کا ذریعہ ہوں۔(مشکوٰۃ عربی صفحہ ۵۷۳ بحوالہ ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

نیز یہ ارشاد نبوی ”والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین واھلہ ومالہ

و نفسه "یعنی مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کسی کو ایمان نصیب نہیں ہوسکتا اور نہ کسی کو نصیب ہوگا۔ جب تک اسے اپنے ماں باپ، اپنی اولاد، اپنے اہل وعیال، اپنے کمائی کے مال اور دیگر تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ ہو حتّٰی کہ اس کو اپنی جان سے بھی اتنی محبت نہ ہو جتنی جان رحمت سے ہو۔ (مشکوٰۃ عربی صفحہ ۱۲ بحوالہ صحیحین وغیرہما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نیز یہ فرمان ذیشان: "ان یکون اللہ ورسوله احب الیه مما سواهما "یعنی ایمان کا سرور اس وقت حاصل ہوگا جب اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ان کے ماسوا سے بڑھ کر محبت ہو۔

(مشکوٰۃ عربی صفحہ ۱۲ بحوالہ صحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

علاوہ ازیں لفظ "انسان" سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے کیونکہ اس کا بھی خلاصہ مفہوم یہی ہے کہ انسان کی تخلیق اس لیے ہوئی کہ وہ اللہ کی محبت کا پابند رہے۔ جیسا کہ اس کے ماخذ (انس ونسیان) سے بھی واضح ہے جو اہل علم پر کسی طرح مخفی نہیں۔

اقول: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کا ضروری ہونا خصوصیت کے ساتھ مرزائیوں سے نفرت اور کلی بائیکاٹ رکھنے کے ضروری ہونے کی زبردست دلیل ہے وجہ یہ ہے کہ:

اوّلاً: مسلمہ اصول ہے کہ دوست کا دوست، دوست۔ اور دوست کا دشمن، دشمن ہوتا ہے جب کہ دشمن سے نفرت اور لاتعلقی لازمی امر ہے۔

پس مرزائی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت (بمعنی آخری نبی ہونے) کے باغی ہونے کے باعث قطعی طور پر آپ کی دشمن ہیں تو آپ کے محبین پر لازم ہوا کہ وہ مرزائیوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہوئے ان سے نفرت اور بائیکاٹ رکھیں۔

جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے: ''وان یکرہ ان یعود الی الکفر(فی روایۃ فی الکفر) کمایکرہ ان یقذف فی النار ''یعنی ایمان کی چاشنی نصیب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کفر سے ایسے نفرت ہو جیسے آگ میں جانے سے ہوتی ہے۔(مشکوٰۃ صفحہ ۱۲ بحوالہ صحیحین عن انس رضی اللہ عنہ)

اوّل: محبوب کے دشمن سے نفرت ہونا بھی محبوب سے محبت کا ایک طریقہ ہے جو دوسرے تمام طریقوں سے اہم ہے جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ اجمالی طور پر محبت کے دو انداز ہوتے ہیں: نمبر ۱: محبوب کی خوبیوں کا پرچار کرنا اور نمبر ۲: محبوب کے معاندین سے اظہار نفرت کرنا۔

اوّل سے دوم، زیادہ ضروری ہے کیونکہ اوّل میں صرف ذکر شان ہے جب کہ دوم میں یہ بھی ہے اور ساتھ ہی اپنے محبوب کا دفاع اور مخالف ومعاند کی مذمت اور تردید بھی۔ اسی لیے نماز وغیرہ میں قرأت سے قبل تعوّذ، تسمیہ پر مقدم ہے جس میں مالک نے ہمیں اس امر کا پابند کر دیا ہے کہ اگر واقعی میرے چاہنے والے ہو تو میرے دشمن کا ردّ میری خوبیوں کے بیان کرنے سے بھی پہلے کرو۔

پڑھیے ایک اور وجہ:

ثانیاً: علاوہ ازیں سچی محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ محبّ کو محبوب کے حوالہ سے

غیرت ہوتی ہے۔ یعنی سچا محبّ مر تو سکتا ہے اپنے محبوب کے خلاف کچھ سننا دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے فرمایا: ''حبك الشیٔ یعمی ویصم ''یعنی سچی محبت، محبّ کو اپنا محبوب کے بارے میں آنکھوں سے اندھا اور کانوں سے بہرہ کر دیتی ہے (مطلب یہ کہ سچے محبوب حقیقی کے بارے میں محبّ کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ (بحوالہ ابوداؤد وغیرہٗ الجامع الصغیر جلد ا صفحہ ۱۴۵ للامام السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ)۔

بعض روایات میں ہے: ''لا ایمان لمن لا غیرہ لہ ''یعنی مؤمن غیور ہوتا ہے۔

اس کی تائید نمرود مردو کے ساتھ اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم صلی اللہ علی نبینا وبہ علیہ وسلم کے مناظرہ کے قرآنی واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب اس نے محبوب حقیقی حضرت حق جلّ وعلا کی صفت احیاء واماتت پر اعتراض کیا اور اسے غلط رنگ دے کر پیش کیا تو آپ نے اس کا زبردست توڑ فرمایا پھر اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ظہور نہ کرایا۔ (لاحظ پ۳ رکوع نمبر۳)

اقول: غیرت' محبوب کے مخالفین سے قطع تعلق کو لازم کرتی ہے، مرزائی بھی محبوب کے حسن کی نفی کے درپئے ہیں لہٰذا مسلمانوں کا ان سے لاتعلقی رکھنا لازم ہوا۔

پھر غیرت، بندے کے ذاتیات کے حوالہ سے ہو تو بھی اس کا محمود ہونا متفق علیہ ہے تو ایمان اور جان ایمان کی نسبت سے وہ بطریق اولیٰ لازم ہوئی کیونکہ ایمان سب سے اہم چیز ہے۔

بالفاظ دیگر ذاتی غیرت ہو تو تعلقات منقطع کر لیے جاتے ہیں، جہاں مسئلہ دین ایمان کا اور ربّ، رسول کا ہو (جلّ جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) تو انصاف ودیانت کے مطابق اسے اس سے بدرجہا بڑھ کر ہونا چاہیے۔

مزید پڑھیے:

ثالثاً: قرآن وسنت کا اصول ہے کہ کسی سے محبت اور دوستی ہو تو محض اللہ ورسول کے لیے ہو اور بغض ونفرت ہو تو بھی اسی بنیاد پر ہو (جلّ جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔

چنانچہ صحیح حدیث میں ہے: "وان یحب المرء لایحبہ الا اللہ" یعنی ایمان کا مزہ صحیح معنی میں حاصل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ محبت اور دوستی اللہ کی خاطر ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲ بحوالہ صحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نیز ایک اور حدیث میں فرمایا: "من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان" یعنی کامل الایمان ہونے کے لیے لازم ہے کہ مسلمان کی دوستی دشمنی اور کسی کو نوازنا اور محروم کرنا سب محض اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴ بحوالہ ابوداؤد وترمذی عن ابی امامۃ ومعاذ بن جبل رضی اللہ عنہما)

نیز ایک اور صحیح حدیث میں ارشاد ہے کہ سات قسم کے لوگ اس دن اللہ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے جب اس کے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اس میں ایک قسم ان مسلمانوں کی بیان فرمائی جن کا آپس کا تعلق اور عدم تعلق اللہ کی خاطر ہو۔ (الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۳۰ بحوالہ صحیحین وغیرہما عن ابی ہریرۃ وابی سعید الخدری رضی اللہ عنہما)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ ورسول کا نہیں وہ مسلمان کا کچھ نہیں لگتا۔ مرزائی بھی اللہ ورسول کے نہیں ہیں اس لیے اس حوالہ سے جذبۂ و عمل یہی ہونا چاہیے کہ وہ بھی ہمارے کچھ نہیں لگتے۔

ولنعم ما قیل جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں۔

پڑھیے ایک اور وجہ

رابعاً: سب سے بڑی نعمت اخروی کامیابی ہے جب کہ قیامت کی سختیوں سے بچنے اور سکھ وچین سے رہنے کے لیے آپ کے جھنڈے (لواء الحمد) کے تلے حشر ہونا اور حوض کوثر کے جام کا ملنا نیز عذاب جہنم سے حفظ و نجات کے لیے پروانۂ مغفرت کا حاصل ہونا ضروری ہے اور یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم اور آپ کی شفاعت پر موقوف ہے۔ آپ کی شفاعت کے حصول کے لیے آپ کی نسبت کا ہونا ضروری اور اس کے لیے آپ کی محبت کا ہونا لازم ہے۔ جب کہ مرزائیوں سے دوستی رکھنا اس سب سے محرومی کا سبب ہے اس لیے مرزائیوں سے دور رہنا اور ان کو خود سے دور رکھنا ضروری ہوا۔

وبطریق آخر:

اصل چیز اخروی کامیابی ہے جس کی بنیاد دولت ایمان پر ہے۔ یہ دولت ہوگی تو کامیابی اور عذاب الٰہی سے نجات ملے گی لہٰذا اس کا لٹنے سے بچانا سب سے اہم ہوا۔ مرزائی اس کے لوٹنے کے درپئے ہیں پس ان سے الگ رہنا فرض ہوا۔ مال کے دشمن (چور، ڈاکو) سے بچنا ضروری ہے

تو ایمان کے دشمن سے بچنا بطریق اولیٰ ضروری ہے۔ کیونکہ ایمان وہاں کام آئے گا جہاں مال کام نہ دے قال تعالیٰ: ''یوم لا ینفع مال ولا بنون''

خامساً: اللہ تعالیٰ نے کفار کے متعلق فرمایا: ''اولٰئک کالانعام بل ھم اضل ''یعنی وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ (پ۹ اعراف ۱۷۹)

جب کہ طبائع سلیمہ جانوروں کے ساتھ بیٹھنے اور کھانے پینے سے سخت گھن کھاتی ہیں یعنی کوئی سلیم الطبع انسان، کتے بلّے کے ساتھ کھانا پینا قطعاً پسند نہیں کرسکتا۔ اس کا بھی ایک مفاد یہی ہے کہ کافروں سے نفرت رکھنا لازم ہے پھر جب مرزائی بدترین کفار اور ''کالانعام بل ھم اضل ''ہیں تو ان سے شدید نفرت کا ہونا بھی ایمانی مزاج کا حصہ ہے۔

سادساً: نیز سچی محبت کا ایک تقاضا، محبوب کے حکم پر سختی سے چلنا ہے۔ مشہور مقولہ ہے: ''ان المحب لمن یحب یطیع ''یعنی محبت کا سچا اپنے محبوب کی لازماً فرمانبرداری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وما اٰتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا ''یعنی میرا رسول جو تمہیں دے اسے اپناؤ اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔ (پ۲۸ الحشر آیت ۷)

نیز فرمایا: ''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ''آپ انہیں فرمائیں اگر تم اللہ سے محبت کے اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کا ثبوت میری پیروی سے دو۔ (پ۳ آلعمران آیت ۳۱)

جب کہ محبوب حقیقی (اللہ ورسول جلّ جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بدعقیدہ لوگوں سے کجا بدعملوں سے بھی الگ رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی خرابیوں سے باز آجائیں۔

بناءً علیہ اس کی اور کوئی وجہ نہ بھی سامنے آئے تو اس کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ اس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول کے حکم موجود ہیں (بقدر ضرورت اس کے کچھ دلائل عنقریب آرہے ہیں)۔

مرزائیوں سے بائیکاٹ کے لزوم کی یہ وجوہ ضمنی اور ذیلی تھیں جو بنیادی وجہ نمبر ا یعنی حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقاضوں کے حوالہ سے تھیں۔

اب پڑھیے اس کی بقیہ دو بنیادی وجہیں:

دوم: بائیکاٹ کی وجہ نمبر۲: (گندی صحبت کے بداثرات سے بچانے کی تدبیر)

صحبت اپنا اثر دکھاتی ہے اور گھل مل جانا اپنا رنگ لاتا ہے۔ صحبت سنگت اچھی ہو تو بھی بری ہو تو بھی۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر، وبائی امراض سے محفوظ رہنے کے لیے وباء زدہ مریض سے دور رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک صحیح حدیث میں اچھی صحبت کو عطر فروش اور گندی صحبت کو لوہار کی صحبت سے تشبیہہ دی گئی ہے کہ عطر فروش سے عطر نہ بھی ملے خوشبو تو آئے گی جس سے دل و دماغ مہکیں گے۔ اور لوہار کی بھٹی سے چنگاری جسم اور کپڑوں پر نہ بھی گرے، اس کا دھواں تو پریشان کرے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۸ بحوالہ صحیحین وغیرہما عن ابی موسیٰ الاشعری وانس عنہما)

عارف رومی قدس سرہ کا ارشاد ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح تر طالح کند

یعنی نیک کی صحبت تمہیں نیک بنائے گی اور بد کی سنگت تم پر اپنا رنگ چڑھائے گی۔

نیز فرماتے ہیں یارِ بد، بدتراز مارِ بدا، یعنی گندے کی سنگت زہریلے

سانپ کے ڈسنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

نیز حضرت شیخ مصلح الدین شیرازی المعروف شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

ترا اژدھا گر بود یار غار
بہ از جاہل کہ بود غمگسار

یعنی جاہل کی سنگت کا نقصان اژدھا کے کاٹنے کے نقصان سے کہیں زیادہ ہے۔

اقول: اور یہ بات حقائق سے تعلق رکھتی ہے جس سے کوئی منصف مزاج قطعاً انکار نہیں کرسکتا چنانچہ چوراور نشئی کی سنگت اختیار کرنے ولا چوراور نشئی بن جاتا اور نیک کی سنگت میں رہنے والا عابدوزاہد بن جاتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے فرمایا:

''وکونوامع الصادقین ''یعنی اے ایمان والواللہ سے ڈرتے رہواور ایمان اورتقویٰ کو بچانے کے لیے ایسوں کی سنگت میں رہوجوصدق وصفا کے پیکر ہوں۔(پ۱۱التوبہ۱۱۹)

چونکہ مرزائی کی سنگت اور یاری دوستی کا نتیجہ بھی اس کی بدعقیدگی کا اثر ونفوذ ہے اس لیے ایمان کو چھن جانے اور حب رسول کی دولت کولوٹنے سے بچانے کے لیے ضروری ہوا کہ اس سے تعلق نہ رکھا جائے۔

صحیح حدیث میں ہے''ایاکم وایاھم ''اور''لا یضلونکم ولا یفتنونکم ''خودکوان سے اوران کوخود سے دوررکھوکہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں،

نہ کسی فتنے میں ڈال دیں۔(مسلم جلد ا صفحہ ۱۰۰۹) واللہ موافق

لزوم بائیکاٹ کی بنیادی وجہ نمبر ۳: (بدی کی قباحت کی عملاً وضاحت):

جرائم سے متنفر کرنا اور بچانا ضروری ہے جس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جرم کی قباحت کو عملاً واضح کیا جائے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ خودکشی کی قباحت کو کھول کر لوگوں کے سامنے رکھنے کے لیے حکم ہے کہ معاشرہ میں اہم اور معتبر سمجھی جانے والی شخصیات، خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کریں۔

اقول: واضح رہے کہ جرم دو قسم ہے نمبر ا: عملی اور نمبر ۲: اعتقادی

قسم اوّل: کے جرم کے مرتکب کو "فاسق عملی" جب کہ قسم دوم کے مجرم کو "فاسق اعتقادی" کہا جاتا ہے۔

قسم دوم: قسم اوّل کی بہ نسبت سخت حکم رکھتی ہے کیونکہ قسم اوّل کا جرم گناہ کی حد تک رہتا ہے جب کہ قسم ثانی کا جرم گمراہی اور کفر کے درجہ کا ہوتا ہے۔

پھر جب عملی مجرم و جرم سے بھی نفرت اور لاتعلقی لازم ہے تو اعتقادی مجرم و جرم سے نفرت وانقطاع بطریق اولیٰ لازم ہوا جب کہ مرزائیوں کا معاملہ سب کفار سے سخت ہے کیونکہ وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت (بمعنی آخری نبی ہونے کی شان) کے باغی ہونے کے ناطے سے سرے سے دین وشریعت کے منکر ہونے کے مجرم ہیں لہٰذا ان سے بائیکاٹ رکھنا بطور دلالۃ النص

از حد اور سختی سے لازم ہوا۔ (وہوالمقصود)

مرزائیوں سے بائیکاٹ کے لازم ہونے کا ثبوت خود مرزائیوں سے

مسئلہ ہٰذا کا ایک آسان حل یہ ہے کہ خود مرزائی بھی یہی کہتے ہیں کہ جو غیر مرزائی ہو یعنی ان کے مرزا قادیانی کو ماننے والا نہ ہو، وہ کسی بھی رُو رعایت کا مستحق نہیں اس سے مکمل بائیکاٹ رکھنا فرض اور تعلقات رکھنا حرام قطعی ہے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہمارا ان سے بائیکاٹ اور قطع تعلق رکھنے کا حکم لگانا کوئی زیادتی نہیں بلکہ عین مطلوب امر ہے کیونکہ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ قادیانی کو نہ ماننے والے غیر مسلم ہیں جب کہ فی الحقیقت یہ (غیر مسلم ہونے کا) وصف خود انہی کا ہے پس ان کی یہ توجیہہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے قبیل سے ہے۔

ملاحظہ ہوں ان کے اس سلسلے کے کچھ حوالہ جات:

- مرزا غلام قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کا کہنا ہے کہ قادیانی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے (الیٰ) ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔ (اخبار الفضل قادیان جولائی ۱۹۳۱ء)

- نیز مرزا غلام قادیانی کے ایک اور بیٹے مرزا بشیر کا بیان ہے: ''ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہمارا (قادیانیوں کا) اسلام اور ہے۔ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔ (کلمۃ الفصل جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۳)
- نیز قادیانی کے پسران مذکور مرزا بشیر و محمود اور اس کے پہلے سیٹ گیرندہ حکیم نورالدین بھیروی نے کہا کہ جو مرزا کو نہیں مانتا، وہ صرف کافر بلکہ پکّا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵' کلمۃ الفصل جلد ۱۴ صفحہ ۵۰، الفضل دسمبر ۱۹۱۴ء)
- مرزا غلام قادیانی نے اپنے اتباع واذناب کو سختی سے تاکید کی کہ غیر مرزائی کے پیچھے نماز نہ پڑھو خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام اور حرام قطعی ہے۔
(انوار خلافت صفحہ ۸۶ از محمود، اربعین ۲۴، الفضل اگست واکتوبر ۱۹۱۷ء، الحکم قادیان اگست ۱۹۰۱ء اور نومبر دسمبر ۱۹۰۴ء، کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۶۵ تالیف منظور الٰہی قادیانی)
- مرزا قادیانی کا پہلا گدّا نشین حکیم نورالدین بھیروی مع متبعین ۱۹۱۲ء میں حج پہ گیا جب کہ کعبہ شریف میں چار مصلّے ہوتے تھے۔ اس نے کعبہ شریف میں ائمّہٗ اہل سنت کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ جماعتیں کراتا رہا۔ (آئینہ صداقت صفحہ ۹۱)
- قادیانی کے خلفہ اوّل حکیم بھیروی نے اپنے متعلقین کو صاف حکم دیا کہ غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ (الفضل اپریل ۱۹۱۶ء)

- نیز مرزا محمود نے لکھا کہ ''جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کا جنازہ جائز نہیں۔ (مکتوب مرزا محمود الفضل اپریل ۱۹۲۶ء)
- نیز الفضل مئی ۱۹۲۲ میں ہے سرور قادیانی اور روشن قادیانی نے کہا غیر احمدی بچے کا جنازہ پڑھنا درست نہیں۔
- نیز الفضل ۱۹۱۵ء میں ہے کہ چراغ دین قادیانی کی والدہ فوت ہوگئی جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتی تھی تو اس نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔اس پر مرزائیوں نے اسے کہا: شاباش قوم کو اس وقت تجھ جیسے غیور بچوں کی ضرورت ہے۔
- سرور اور روشن قادیانیوں نے کہا غیر احمدیوں کا کفر بیّنات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعاء مغفرت جائز نہیں۔ (الفضل فروری ۱۹۲۱ء)
- مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح اگست ۱۹۳۶ء میں ہے کہ غیر احمدی سب بلا استثناء کافر ہیں، ان کے بچے بھی کافر، جب وہ کافر ہوئے تو ان کو اسلامی قبرستان یا احمدی قبرستان میں دفن کیسے کیا جا سکتا ہے۔
- ناظر امور عامہ قادیان نے کہا احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر احمدیوں سے کرنے ناجائز ہیں۔ (الفضل فروری ۱۹۳۳ء)

مرزا غلام قادیانی کے بیٹے مرزا محمود قادیانی نے کہا کہ یہ مرزا غلام قادیانی کا حکم ہے۔اس کی تعمیل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ (برکات خلافت صفحہ ۷۵ از محمود)

نیز مرزا محمود نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے غیر احمدی کو لڑکیاں دینے

والوں سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔اس کے ایک متبع شخص نے اس کی بار بار اجازت چاہی، جواب میں کہا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ پھر مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اس نے اپنی لڑکی غیر احمدیوں میں بیاہ دی تو اس کے پہلے سیٹ سنبھالنے والے (حکیم بھیروی) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی چھ سالہ مدت خلاف میں اس کی توبہ قبول نہ کی جب کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔(انوار خلافت صفحہ۹۳ از محمود مرزا)

نیز غلام قادیانی نے کہا کہ غیر مرزائیوں کی لڑکی ملے تو بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے وجہ یہ ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب والا ہے (ملخّصاً)۔(الحکم اپریل ۱۹۰۸ء،۱۹۲۰)

نیز مرزا محمود ابن غلام قادیانی نے کہا ''جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی کو دیتا ہے، میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔اور یہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھا دیا ہو۔ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔(الفضل ۱۹۲۱ء)

نیز الفضل اکتوبر ۱۹۱۹ء میں ہے کہ مرزا قادیانی نے تین امور فرض کیے جو ہر مرزائی پر فرض ہیں، خلاف ورزی کرنے والا مرزائی نہیں۔ غیر مرزائی کے پیچھے نماز حرام، اس کا جنازہ پڑھنا حرام اور اس کو رشتہ دینا حرام ہے۔قادیانی کے پہلے خلفہ حکیم بھیروی نے ایسے لوگوں کو جماعت سے خارج کر دیا اور صاف کہا کہ وہ مرزائی ہی نہیں اور ایسے کے پیچھے نماز منع کر دی۔

نیز الفضل اپریل ۱۹۲۶ء میں ہے غلام قادیانی نے کہا غیر مرزائی کا جنازہ نہ پڑھو، غیر مرزائی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ خواہ تمہارا ماں باپ بہن بھائی کتنا ہی حقیقی رشتہ دار ہو اس کو لڑکی نہ دو۔

- نیز غلام قادیانی نے لکھا کہ یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، تو یہ خداتعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے۔ ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی۔ (تشمیذ الاذہان جلد ۶ صفحہ ۳۱۱)

نیز الفضل قادیان جون ۱۹۱۶ء میں ہے قادیانی نے صاف حکم دیا کہ غیر مرزائیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہو۔ جب کہ ان کے غم میں ہم نے شامل ہی نہیں ہونا تو پھر جنازہ کیسا؟

نیز سرور قادیانی نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے رفاہ میں کبھی ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ (کشف الاختلاف صفحہ ۴۲)

نیز مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر کا بیان ہے کہ: ”غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں؟ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی، سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اشد مخالفین کو کبھی سلام نہیں کیا اور نہ ان کو سلام کہنا جائز ہے۔

غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت نے غیروں سے الگ کیا ہے اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر ہم کو

اس سے نہ روکا گیا ہو۔ (کلمۃ الفصل جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۹)

خلاصہ یہ کہ مرزائیوں سے بائیکاٹ کے لازم ہونے کا حکم خود ان کے مسلّمات سے اور عین حق و حقیقت کے مطابق ہے، زیادتی قطعاً نہیں۔ زیادتی ہو تو خود ان کا مسلمانوں سے بائیکاٹ کو لازم قرار دینا کیوں زیادتی نہیں۔ لہٰذا یہ کما تدین تدان (جیسا کرو، ویسا بھرو) کا بھی آئینہ دار ہے جس پر پورا پورا یہ صادق آتا ہے ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مرزائیوں کی طرف داری کرنے والوں کے لیے لمحہ فکریہ

جولوگ مرزائیوں کے متعلق نرم گوشہ اوران سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے اورقولاً وعملاً کسی طرح سے خوامخواہ ان کی طرف داری اورحمایت کرنے میں لگے رہتے ہیں اورخودکومسلمان بھی کہلاتے ہیں' ان کی خیرخواہی اوربھلائی کے لیے عرض ہے کہ یہ امرکسی طرح بھی ان کے حق میں خوش آئند نہیں ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین (یعنی جو اسے نبی نہ مانیں' اُن) کواپنی متعدد تحریرات میں بے شمار مقامات پر کتّے سؤر نیز کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد وغیرہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ مرزا کے لفظ ہیں:

> ''کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا ہے اورمیری دعوت کی تصدیق کرلی ہے مگرکنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا''۔ ملاحظہ ہو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

نیزلکھا ہے:

> ''میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ مؤلّفہ مرزا قادیانی مشمولہ روحانی خزائن جلد۱۴ صفحہ ۵۳)

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر وہ اسے معاذ اللہ نبی مانتے ہیں تو وہ ختم نبوت کے منکر ٹھہرنے کے باعث کافر اور اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں۔

اسے نبی نہیں مانتے تو مرزا کی طرف سے ان پر کتے، سور اور کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد ہونے کا حکم لاگو ہوتا ہے۔

لہٰذا مرزائیوں کی حمایت اور طرف داری کرنے کا ثمرہ کسی طرح بھی اچھا نہیں جس پر شعر ذیل کا مضمون صادق آتا ہے ؎

دو گونہ عذاب است بر جان مجنوں
عذابِ فرقت لیلیٰ و وصلِ لیلیٰ

کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون فقط

کتبہ الفقیر عبد المجید سعیدی رضوی بقلمہ
صدر شعبۂ تدریس وافتاء و مہتمم و شیخ الحدیث
جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان
(بہاول پور، پنجاب، پاکستان)
۱۳/ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۹/ مارچ ۲۰۲۰ء
بروز ایمان افروز باطل سوز پیر مبارک

نام وانتساب:

رسالہ ہٰذا کا یہ نام نوکِ قلم پر آ گیا

”البلاغ المبین ان کونہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء من ضروریات الدّین“

المعروف بہ

اہمیت عقیدۂ ختم نبوّت

جسے سراپا نیاز وادب ہو کر بارگاہِ حضور تاجدار ختم نبوّت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم میں ہدیۃً پیش کرتے ہوئے آپ کے نام نامی اسمِ گرامی سے منسوب ومعنون کیا جاتا ہے

ع گر قبول افتد زہے عز وشرف

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

عبدالمجید سعیدی بقلمہ

مؤلف ہذا کی آنے والی مزید قلمی کاوشیں

(1).. كاشف الغمة عن مسئلة الاذن العام للجمعة
(لاک ڈاؤن میں جمعہ کی شرط اذن عام نیز تعداد و فاصلہ مقتدیان کی عمدہ تحقیق)

(2).. شرح حدیث لا عدویٰ (بیماری کے لگنے نہ لگنے کی بحث)۔

(3).. روئیداد مناظرہ مسئلہ سایۂ مصطفیٰ ﷺ۔(علامہ قاضی عبد الدائم ص سے تحریری بحث)

(4).. تحقیق حدیث ابرہ (رخ انور کی شعاع سے سوئی کے چمک اٹھنے کا واقعہ)۔

(5).. تحذیر الناس والے بالفرض کے سوال کا جواب۔

(6).. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق جامع کتاب (مکمل 3 حصے)

(7).. مصباح سنت بقیہ حصے

(8).. قاعدۃ القرآن / مجیدی قاعدہ (قرآن سیکھنے والے مبتدیوں کیلئے)

(9).. معلم الصرف حصہ اول، دوم (وغیرھا) ان شاء اللہ تعالیٰ